قعدہ اور جلسہ میں دونوں پاؤں کھڑے کرکے بیٹھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3741

تاریخ اجراء: 23شوال المکرم1446ھ /22اپریل2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دو سجدوں کے درمیان اور قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان پر اپنی مقعد رکھ کر بیٹھنا کیسا اگرچہ ایک پاؤں کھڑا کر کے اور ایک پاؤں بچھا کر بیٹھنے پر قدرت رکھتا ہو، ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟ شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مردوں کے لیے قعدے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا سنت طریقہ افتراش ہے یعنی الٹا پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور سیدھا پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُو رکھے، لہذا بلا عذر سوال میں بیان کردہ طریقے کے مطابق بیٹھنا، سنت طریقے کے مخالف ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی ہے، ہاں! عذر کی وجہ سے اس طرح بیٹھنا بلا کراہت جائز ہے۔

صحیح بخاری اور سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں:

”إنما سنة الصلاة أن تنصب رجلك اليمنى، وتثني اليسرى“ وزاد النسائی ”واستقباله بأصابعها القبلة، والجلوس على اليسرى“

نماز میں سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھاؤ، نسائی نے اتنا اضافہ کیا ہے: سیدھے پیر کی انگلیوں کو قبلہ رو رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا سنت ہے۔ (صحیح البخاری، جلد01، صفحہ165، حدیث نمبر827، دار طوق النجاۃ) (سنن نسائی، جلد2، صفحہ236، حدیث نمبر1158، مطبوعہ حلب)

تحفۃ الفقہاء میں علامہ سمرقندی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”السنة في القعدتين أن يفترض رجله اليسرى ويقعد عليها وينصب اليمين نصبا ويوجه أصابع رجليه نحو القبلة وهذا عندنا“

ترجمہ: اور دونوں قعدوں میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنا الٹا پاؤں بچھائے اور اس پر بیٹھ جائے اور سیدھا پاؤں کھڑا کر کے انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کرے اور یہ ہمارے نزدیک ہے۔(تحفۃ الفقہاء، جلد1، صفحہ136، طبع بیروت)

ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قال العلامة قاسم في فتاواه: وأما نصب القدمين والجلوس على العقبين فمكروه في جميع الجلسات بلا خلاف نعرفه إلا ما ذكره النووي عن الشافعي في قول له إنه يستحب بين السجدتين"

علامہ قاسم بن قطلوبغا نے اپنے فتاوی میں فرمایا: دونوں قدموں کو کھڑا رکھ کر ایڑیوں پر بیٹھنا نماز کے تمام جلسوں میں بالاتفاق مکروہ ہے، ہمیں اس بارے میں کسی کے اختلاف کا علم نہیں، سوائے امام نووی کے کہ انہوں نے امام شافعی کے ایک قول کے مطابق دونوں سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔(در مختار مع ردالمحتار، جلد01، صفحہ643-644، طبع دار الفکر)

مزید لکھتے ہیں:

"إنما الكراهة بترك الجلسة المسنونة كما علل به في البدائع"

ترجمہ: یہ مکروہ تنزیہی اس وجہ سے ہے کہ اس میں جلسہ مسنونہ کا ترک پایا جا رہا ہے جیسا کہ صاحب بدائع نے اس کی یہی علت بیان کی۔(در مختار مع ردالمحتار، جلد01، صفحہ643، طبع دار الفکر)

جیسا کہ قعدے میں بلا عذر چار زانوں بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

"(و) كره (التربع) تنزيهاً لترك الجلسة المسنونة (بغير عذر)"

یعنی بلا عذر نماز میں چار زانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ بیٹھنے کے مسنون طریقے کا ترک ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے:

"(قوله: بغير عذر) اما به فلا؛ لان الواجب يترك مع العذر فالسنة اولى"

یعنی عذر کی صورت میں چار زانو بیٹھنا مکروہ نہیں کیونکہ جب عذر کے سبب واجب چھوڑا جا سکتا ہے تو سنت بدرجہ اولیٰ چھوڑی جا سکتی ہے۔(در مختار و ردالمحتار، جلد01، صفحہ644، طبع بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net